كل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الكافر لسب النبي او الشيخين او احدهما

ترجمہ

ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر اس کی توبہ قبول نہیں ہے جو کسی نبی یا شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) یا ان میں سے کسی ایک کی گستاخی سے کافر ہو۔

(تنویر الابصار متن درمختار مطبع ہاشمی، ص ۳۱۹)

کیا ہر فرقہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے؟

مع عبارات کفریہ

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

ناشر: مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ شرقپور روڈ ناظر کالونی لاہور

كُلُّ مُسْلِمٍ اِرْتَدَّ فَتَوْبَتُهُ مَقْبُوْلَةٌ اِلَّا الْكَافِرَ لِسَبِّ النَّبِيِّ اَوِالشَّيْخَيْنِ اَوْ اَحَدِهِمَا۔ (تنویر الابصار متن درمختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۹)

سُیُوْفُ الْمُقَلِّدِیْن

عَلٰی

اَعْنَاقِ مَنْ اَعْرَضَ

عَنْ حُکْمِ

ذِبْحِ فِرَقِ الْمُرْتَدِّیْن

مع عبارات کفریہ

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

ناشر
مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ، ناظر کالونی، شرقپور روڈ لاہور

فہرست

نام کتاب: ---------------- مرتد فرقوں کے ذبح کئے ہوئے جانور کا حکم شرعی

مؤلف: ---------------- مفتی غلام محمد بن محمد انور

طبع اول: ----------------

تعداد: ----------------

نظرِ ثانی: ---------------- مولانا محمد عباس کیلانی، مولانا محمد زمان

باہتمام ---------------- چوہدری محمد بخش

سنی کتب خانہ: دربار مارکیٹ لاہور

مسلم کتابوی: دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ نبویہ: دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ نوریہ رضویہ: کچا رشید روڈ، بلال گنج لاہور

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں، کہ وہابی، دیوبندی، مرزائی اور شیعہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور اہل سنت و جماعت کے واسطے کھانا جائز ہے یا کہ نہیں۔

دلائل صافیہ اور کافیہ سے مسئلہ کے چہرے سے نقاب کشائی کی جائے۔ بینوا توجروا۔

حافظ محمد یونس نقشبندی

ناظمِ اعلیٰ: جامعہ عثمانیہ اہل بیت

کھوکھر ٹاؤن لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الجواب بعون الوہاب

نحمدہ و نصلی علی النبی المختار وعلیٰ آلہ و صحبہ الاخیار

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان بنی اسرائیل تفرقت علیٰ ثنتین و سبعین ملة و تفترق امتی علیٰ ثلاث و سبعین ملة کلھم فی النار الا ملة واحدة قالوا من ھی یا رسول اللہ! قال ما انا علیہ و اصحابی رواہ الترمذی و فی روایة احمد و ابی داؤد ثنتان سبعون فی النار و احدة فی الجنة و ھی الجماعة

—— اما بعد ——

وہابی، دیوبندی، مرزائی اور رافضی (شیعہ) کے ذبیحہ کا شرعی تصور

اللہ قدوس اس بندۂ ناچیز کے قلم میں قوت عطا فرمائے کہ ذبیحہ کے مسئلہ کو بیان کیا جائے اور اس مسئلہ کے مخفی گوشوں کو عیاں اور بیان کیا جائے ان فرق باطلہ کے ذبیحہ کے شرعی تصور سے پہلے ہم قارئین کی خدمت میں ان کے عقائد کفریہ کا اجمالاً ذکر کرتے ہیں کیونکہ اعمال کا دارومدار عقیدہ پر ہے پھر کتاب کے اختتام پر تفصیلاً ذکر کریں گے۔

وہابیہ اور دیابنہ کے عقائد کفریہ

حضرت قبلہ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ نے اپنی شاہکار تصنیف "الکوکب الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ" میں وہابی اور

دیوبندی پیشواؤں کے ستر کفریات رقم فرمائے ہیں۔ جس سے خوب معلوم ہو گیا کہ آجکل کے وہابیہ اور دیابنہ اور ان کے پیشوا، کافر ہیں نیز حسام الحرمین میں ان کے کفریات پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علماء کرام نے تقاریظ رقم فرمائی ہیں۔ تفصیل کے شائقین حضرات ان کتب کا مطالعہ فرما کر اپنے شبہات دور فرمائیں۔ ہم بخوف طوالت ان کے تین کفریات پر بحث کریں گے۔ تاکہ ان کے ذبیحہ کا حکم واضح ہو جائے۔

عقیدہ کُفریہ

یہ عقیدہ کفریہ سب سے بدتر اور خبیث ہے۔ صراط مستقیم ص ۹۵ میں (الکوکب الشہابیہ فی کفریات ابی الوھابیہ، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ بہتر ست و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند۔ بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤ و خر خود ست کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد بخلاف گاؤ و خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی میبود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر میبود و ایں تعظیم و اجلال

زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اسقدر چسپیدگی (چمٹنا) ہوتا ہے۔ اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی

بغیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک می کشد	یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

(صراط مستقیم اردو مطبوعہ نشریات اسلام اردو بازار)

خلاصۂ کلام

ان عبارات (فارسی اردو) سے معلوم ہوا کہ مولوی اسماعیل قتیل کا یہ عقیدہ ہے کہ نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال سے برا ہے۔ اس ملعون نے اتنی خبیث گستاخی کی کہ گستاخی بھی اس گستاخی سے پناہ مانگتی ہے۔

رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ گستاخی بھی کفر ہے

امام الدیابنہ کا یہ کہنا کہ نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال سے بدتر ہے یہ صریح اور واضح گستاخی ہے وہ اس طرح کہ نماز میں حضور علیہ السلام کے تصور کو گدھے اور بیل کے تصور سے بدتر کہا گیا ہے۔ جس وقت تشبیہ دینی گدھے سے ہی گستاخی ہے اور پھر یہ کہنا کہ حضور علیہ السلام کا خیال بدتر ہے۔ تو اس کلمہ کے کہنے سے اس سے بڑی اور گستاخی کیا ہوگی۔

تصورِ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے کے خیال سے بدتر کہنے پر اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کا تبصرہ

(الکوکب الشہابیہ ص ۳۱ میں (مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

مسلمانو! اللہ کیلئے انصاف کریں۔ کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان و قلم سے نکلنے کا ہے۔ حاشَ للہ (پاکی ہے اللہ کے لئے) پادریوں، پنڈتوں وغیرہم کافروں مشرکوں کی کتابیں دیکھو جو انہوں نے بزعم خود (اپنے گمان کے مطابق) اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنے کو لکھی ہیں۔ شاید ان میں بھی اس کی نظیر نہ پاؤ گے۔ کہ ایسے کھلے ناپاک الفاظ تمہارے نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھے ہوں، کہ انہیں مؤاخذۂ دنیا کا اندیشہ ہے مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھئے کہ اس نے کس جگرے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت بے دھڑک یہ صریح سب و دشنام (گالی گلوچ) کے لفظ لکھ دیئے اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا اصلاً اندیشہ نہ کیا۔ مسلمانو! کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع نہیں ہوئی۔ یا مطلع ہو کر ان سے انہیں ایذا و تکلیف نہ پہنچی۔ ہاں ہاں واللہ واللہ انہیں اطلاع ہوئی۔ واللہ واللہ انہیں ایذا پہنچی۔ واللہ واللہ جو انہیں ایذا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ جبار و قہار کی لعنت اس کے لئے سختی کا عذاب اور شدت کی عقوبت ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ جو ایذا اور تکلیف دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

حضور علیہ السلام کے خیال کو گدھے سے تشبیہ دینا کھلی گستاخی ہے اس میں کوئی تاویل نہیں

(الکوکب الشہابیہ ستہ ص ۳۲ میں (مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی))

امام العصر مجدد ملت اعلیٰحضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ
گستاخوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گدھے سے تشبیہ دینا کھلی گستاخی ہے۔
آپ فرماتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ تم یوں نہ سمجھو گے۔ ذرا اپنے کلیجہ پر
ہاتھ رکھ کر دیکھو اور آنکھیں بند کرکے بہ نگاہ انصاف غور کرو۔ اگر کوئی
وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان گدھے جیسے ہیں۔ تیری
ناک بجو جیسی ہے تو کیا اس نے اپنے باپ کو گالی نہ دی یا کوئی سعادت
مند نجدی اٹھ کر اپنے بدلگام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ ان کی آواز
لطیف کتے کے بھونکنے سے مشابہہ تھی۔ ان کا منہ شریف سور کی تھوتھنی
سے ملتا تھا تو تم اسے کیسا سمجھو گے۔ کیا اپنے طائفہ میں رکھو گے یا پیشوا کی
گستاخی کی وجہ سے باہر نکال دو گے۔ اب تمہیں ظاہر ہو گیا کہ اس خبیث
بددین نے جو ہمارے عزت والے رسول دوجہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نسبت
یہ لعنتی کلمات لکھے۔ انہوں نے ہمارے دلوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام
کیا۔ پھر ہم اسے سچے پکے اسلامی گروہ میں کیسے داخل کر سکتے ہیں۔ ذرا فرق
بھی دیکھتے جاؤ کہ ہم نے جو نظریں اور مثالیں دیں انہیں صرف تشبیہ پر
قناعت کی۔ تم جانو جب صرف تشبیہ ایسی ہے کہ انسان برداشت نہیں

کر سکتا تو "بدرجہا بدتر" بتلانے میں مسلمانوں کا کیا حال ہوگا۔

بغیر خیال عظمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ناقص ہے

تعظیم مصطفوی پر جان فدا کرنے والو!
ذرا اس ناپاک وجہ پر غور کرو کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال
بدرجہا بدتر ہونا اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آیا تو
عظمت کے ساتھ آئے گا۔ اور گدھے کا خیال حقارت سے تو نماز میں
نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور آنا شرک تک پہنچائے گا

نجدیو اللہ قہار سے جنگ کرو

گستاخو، نجدیو، اپنے شریکوں کو جمع کرو اور قہر والے عرش کے
مالک سے جنگ کرو کہ تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی۔ جس نے نماز کی
ہر دو رکعت پر التحیات واجب کی۔ اور اس میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ الخ پڑھنا لازم کیا۔ مسلمانو! کیا ان کے پڑھنے
کا حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال کرنے کا حکم نہ
ہوا۔ کیوں نہیں، بیشک ہوا اور واقعی ان کا خیال مسلمانوں کے دل میں
جب آئے گا، عظمت و جلال ہی کے ساتھ آئے گا تو معلوم ہو کہ حضور
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور سے آپ کی تعظیم کا تصور لازم
(بین بالمعنی الاخص (یعنی ملزوم کے تصور سے لازم کا تصور آجائے)) ہے

یعنی جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور آئے تو تعظیم کے ساتھ ہی تصور آئے گا. تو جب نماز میں آپ کو سلام پیش کیا جائے گا تو تکریم اور تعظیم کے بغیر کیسے ہوگا. لہذا ان کی تعظیم اور تکریم کا حکم صریح ہے۔

اقول، التحیات میں ایہا النبی کے لفظ اور معنی اور تعظیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ملازمہ

التحیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ اور معنی اور تعظیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تلازم اور گہرا تعلق ہے۔ وہ اس طرح کہ جب نمازی ایہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تلفظ کرے گا تو معنی ضرور ذہن میں آئے گا. کہ جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہم سلام عرض کر رہے ہیں وہ نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جب معنی ذہن میں آئے گا تو تعظیم نبوی بھی ضرور ہوگی. لفظ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تلفظ سے زبان محبت کی مٹھاس سے لذت حاصل کرے گی. اور جب لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تلفظ سے ذہن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی کا تصور آئے گا. تو ذہن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی کی خوشبو سے معطر ہو جائے گا اور دل و دماغ میں محبوب کا جمال نظر آئے گا. خلاصۂ کلام یہ ہوا. خلاصۂ نماز اور روح نماز تعظیم نبوی ہے. اللہ قدوس نے اپنے ذکر کے ساتھ نمازیوں کو اپنے محبوب کا ذکر کرنے کا بھی حکم فرمایا. تاجدار بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو!
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

تعظیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی روح اور جان ہے،

احیاء العلوم مطبع لکھنؤ ج ۱ صـ ۱۹۹ میں (الکوکب الشہابیہ صـ ۳۵ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

أَحْضِرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ صلى الله تعالىٰ وعليه وسلم وَشَخْصَهُ الْكَرِيْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

التحیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت پاک کا تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاۃ

گستاخِ رسول کے کافر ہونے پر اجماعِ اُمت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَحْنُوْن اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اِنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وَسَلَّمَ الْمُتَنَقِّصَ لَهُ كَافِرٌ وَالْوَعِيْدُ جَارٍ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللهِ لَهُ وَحُكْمُهُ عِنْدَ الْاُمَّةِ الْقَتْلُ وَمَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ كَفَرَ.

محمد بن سحنون نے فرمایا. علماء امت کا اجماع ہے کہ نبیٔ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا. حضور علیہ السلام کی توہین کرنے والا کافر ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے کافر ہے۔

نسیم الریاض شرح شفا ر صـ ۳۳۸ ج ۴، الشفاء صـ ۲۱۵۔۲۱۶ الرد المختار الصارم المسلول صـ ۴ صـ ۳۱۷ ج ۳.

عبارات گستاخانہ کے قائلین کافر ہیں

وہابیہ اور دیابنہ کے اکابر جو گستاخانہ عبارت کے قائل ہیں. وہ کافر مرتد ہیں. جیسا کہ ہم نے عبارت نقل کر کے واضح کر دیا ہے۔

گستاخِ رسول کو پیشوا ماننے والے کافر ہیں

وہابیہ اور دیابنہ کے پیشواؤں کا عقیدہ بیان کرنے کے بعد ان کو امام ماننے کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے. قارئین نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائیں. حاصل کلام یہ ہے کہ آج کے موجودہ وہابیہ اور دیابنہ جو اپنے پیشواؤں کے عقائد کو صحیح اور حق جانتے ہیں وہ بھی کافر و مرتد ہیں

مَنْ تَلَفَّظَ بِلَفْظِ اَلْکُفْرِ (اِلٰی قَوْلِہٖ) جس نے کلمہ کفریہ کہا اور اس طرح جو اس وَکَذَا کُلُّ مَنْ ضَحِکَ عَلَیْہِ پر ہنسا یا اسے اچھا جانا یا اس کے ساتھ خوش اَوِاسْتَحْسَنَہٗ اَوْ رَضِیَ بِہٖ یَکْفُرُ ہو وہ بھی کافر ہے۔

(الکوکب الشہابیہ صہ ۵۵ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

دورِ حاضر کے وہابی اور دیوبندی کافر مرتد ہیں

عبارت مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ عصر حاضر کے وہابی اور دیوبندی گستاخانہ عبارات کے قائل کو اپنا پیشوا مانتے ہیں. وہ بھی کافر مرتد ہیں. کیونکہ وہ اپنے پیشواؤں کی عبارات کفریہ پر راضی ہیں اور ایسی کتابوں کی جنمیں عبارات کفریہ مرقوم ہیں ان کی نشر واشاعت میں دولت خرچ کر رہے ہیں اور مدد کر رہے ہیں. لہذا صریح اور واضح طور پر کافر ہیں۔

وہابی اور دیوبندی کے ہاتھ کا ذبیحہ مُردار ہے

جب خوب معلوم ہو گیا کہ وہابی، دیوبندی کافر مرتد ہیں، فتاویٰ رضویہ صہ ۲۳۹ ج ۸ میں مرقوم ہے.

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں مرتد کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام اور مردار سوّر کی طرح ہے. اگرچہ اس نے لاکھ تکبیریں پڑھ کر ذبح کیا ہو.

درمختار میں ہے.

لَا تَحِلُّ ذَبِیْحَۃُ غَیْرِ کِتَابِیٍّ مِنْ وَثَنِیٍّ وَمَجُوْسِیٍّ وَمُرْتَدٍّ وَجِنِّیٍّ۔ کتابی کے علاوہ بت پرست، آتش پرست اور جن کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔

عبارت مذکورہ کی روشنی میں حق خوب واضح ہو گیا. کہ عرب و عجم کے وہابی اور دیوبندی (جو عبارات کفریہ کے قائلین کو اپنا پیشوا مانتے ہیں) مرتد ہیں اور ان کا ذبیحہ حرام اور مردار ہے. نیز مکہ مکرمہ میں جو حجاج کرام قربانی کے پیسے جمع کرواتے ہیں. اگر ان کی قربانی ذبح کرنے والے وہابی یا دیوبندی ہوں تو ان کی قربانی ضائع ہو جائے گی. اور مردار ہو جائے گا، لہذا اپنی قربانی خود کریں۔

(۲) عقیدہ کفریہ

تقویۃ الایمان ص۲۰ (الکوب الشہابیہ ص۱۲ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)
غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار ہو کہ جب چاہے کر لیجیے۔ یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے۔

یہاں اللہ سبحانہ کے علم کو لازم و ضروری نہ جانا۔ اور معاذ اللہ اس کا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اس کے اختیار میں ہے اگر چاہے دریافت کرے۔ اگر چاہے جاہل رہے یہ صریح کفر ہے۔

فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸ میں۔

یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بمالا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص الخ مختصراً	جو شخص اللہ کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے۔

راقم الحروف اس عقیدہ کفریہ کی وضاحت ان الفاظ میں **اقول** کرتا ہے کہ علم کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ حضوری، ۲ حصولی، دیکھیں گے مدرک (عالم) کے نزدیک نفسِ شئ بغیر کسی صورت کے واسطہ کے حاضر ہو تو اسے علم حضوری کہتے ہیں اور اگر مدرک کے نزدیک کوئی شئ صورت کے واسطہ سے حاضر ہو تو یہ علم حصول کہلاتا ہے۔ پھر علم

حضوری اور حصولی ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں ۱۔ حضوری قدیم ۲۔ حضوری حادث، ۳۔ حصولی قدیم، ۴ حصولی حادث، ہم بخوف طوالت صرف حضوری قدیم کا اجمالاً ذکر کرتے ہیں۔ حضوری قدیم وہ علم ہے جس کا عالم قدیم ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا علم۔ حاصل کلام اللہ قدوس کا علم قدیم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات قدیم ہیں۔ مگر صاحب تقویۃ الایمان پر جہل مرکب سوار ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے علم کو حادث مانا۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں۔

(۳) عقیدہ کُفریہ

جتنے پیغمبر آئے ہیں۔ سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانو اس کے سوا کسی کو نہ مانو۔

تقویۃ الایمان ص۱۴ الکوکب الشہابیہ ص۱۹ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)
عقیدہ مذکورہ سے خوب معلوم ہو گیا کہ انبیاء اور فرشتوں، قیامت، جنت اور دوزخ وغیرہ تمام کے ماننے سے صاف انکار کر دیا اور اس کا افترا اللہ قدوس اور اس کے رسولوں پر رکھ دیا۔ یہ کفریہ عقیدہ بھی صدہا کفریات کا مجموعہ ہے۔

اقول صاحب تقویۃ الایمان کا یہ جملہ کہ "کسی کو نہ مانو"، یہ قضیہ سالبہ کلیہ ہے یعنی اللہ کے سوا مخلوق کے کسی فرد کو نہ مانو یہ کلمہ صریح کفر ہے۔ کیونکہ اس سے تمام ایمانیات کا انکار کرنا پڑے گا جو